# خواتین کے لیے دورانِ علاج معالجہ عبادات کے احکامات

## (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں)

سبین اکبر*

عبدالعلی اچکزئی**

اسلامی معاشرے اور انسانی زندگی میں عورت ایک خاص حیثیت کی حامل ہے جبکہ قبل از اسلام عرب معاشرے کے ساتھ ساتھ مختلف تہذیبوں میں عورت کو نفرت و حکارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا لیکن اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں عورت کے حقوق اور حقوق کا تحفظ دیا جس کی مثال دنیا کی پوری قانونی تاریخ میں نہیں ملتی، یہاں تک کہ عبادات کے اجر و ثواب میں بھی عورتوں کو کہیں مردوں سے پیچھے نہیں رکھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ لا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (۱)

’’بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور بہت زیادہ یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لئے معافی اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے جہاں عبادات مردوں کے لئے فرض فرمائیں وہیں عورتوں کو بھی ان فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا لیکن یہاں بھی اللہ رب العزت نے خواتین کو صنف نازک ہونے کی وجہ سے اُن کے لئے مخصوص ایام کے دوران خاص رعایت برتی ہے۔ جن میں ان کے لئے کچھ عبادات کی قضا متعین فرمادی اور کچھ تو معاف ہی کر دی گئیں۔ دراصل جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق فرمائی تو فرمادیا کہ:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (۲)

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی آف آئی ٹی اینڈ مینجمنٹ سائنس، کوئٹہ، پاکستان

**پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ، پاکستان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادات کے لئے پیدا کیا"

تو جہاں انسان کی تخلیق ہی عبادت کے لئے ہوئی ہے وہاں عبادت کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کا اولین فرض ہے، لیکن عبادت کے لئے سب سے پہلا اور اہم فرض جسم کا پاک صاف ہونا ہے، مگر امراض نسواں جن کا تعلق خاص طور پر خواتین سے ہے جن میں حیض و نفاس، استحاضہ، سیلان الرحم، دوران حمل، رضاعت، مثانہ کے امراض، بواسیر وغیرہ میں پاکیزگی کو برقرار رکھنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوجاتا ہے، جس کی وجہ سے عبادات متاثر ہوتی ہیں اور ایسے حالات میں عبادت کی شوقین خواتین کی طبیعت پر بہت بوجھ پڑتا ہے بعض ازواج مطہرات کے ساتھ بھی جب یہ صورت پیش آتی تو وہ بے اختیار رونے لگتیں۔

اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنا اُس کے احکامات پر عمل پیرا ہونا اللہ کو بہت محبوب ہے لیکن جہاں مجبوری آجاتی ہے تو وہاں معافی و گنجائش کا حکم بھی فرمایا، اور ویسے بھی شریعت اسلامیہ ایک کامل شریعت ہے، خلاّق فطرت نے ہر دور میں انسانی ضروریات بھی پیدا کی ہیں اور ان کا حل بھی پیدا فرمایا، انسانوں کی سب سے بڑی ضرورت آخرت کی کامیابی ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے شریعت اتاری ہے اور ایسی کامل و اکمل شریعت اتاری ہے جو ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے اور ہر مسئلہ کا حل اس میں موجود ہے، لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ خواتین کیلئے دوران علاج معالجہ عبادات کے احکامات کی وضاحت کی جائے لہٰذا اس ضرورت کے پیش نظر اس مقالہ میں ایک ادنیٰ سے کوشش کی گئی ہے اُمید ہے کہ خواتین کو ان کے مسائل کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں با آسانی میسر ہو سکے اور ان سے مستفید ہو کر وہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے میں کامیاب ہو سکیں گی۔

## عبادات کے احکامات:

دین اسلام میں کسی بھی عبادت کو سرانجام دینے کیلئے انسان کا پاک صاف ہونا ضروری ہے۔ اس لئے طہارت و نظافت کی تاکید و تلقین فرمائی گئی ہے، یہاں تک کے صاف ستھرا رہنے کو آدھا ایمان کہا گیا ہے حدیث پاک میں ہے کہ:

"الطهور شطر الايمان." (۳)

"صفائی نصف ایمان ہے۔"

## غسل کے احکامات:

اللہ تعالیٰ نے عبادات کو ادا کرنے میں ہوش و حواس اور پاکیزگی کا حکم دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا﴾ (۴)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نشے کی حالت میں تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہئے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک غسل نہ کرلو، الا یہ کہ راستے سے گزرتے ہو اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو۔ بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے''۔

مزید غسل کے احکام کے بارے میں محمد عطیہ خمیس اپنی کتاب ''فقہ النساء '' میں کچھ یوں رقمطراز ہیں لکھتی ہیں:

''مندرجہ ذیل وجوہات کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۱) حیض ونفاس کا خون آنے سے

۲) ولادت سے خواہ بغیر خون کے ہو۔

۳) موت سے، بشرطیکہ مرنے والا مسلمان ہو۔

۴) کافر کے اسلام قبول کرنے سے اگر وہ حالت جنابت میں ہو۔

۵) جنابت سے۔'' (۵)

## مصنوعی بالوں پر مسح و غسل:

گنجے پن کے مریض کے اپنے ہی سر کے پچھلے حصے کے بالوں کو تراش کر انہیں متاثرہ حصہ کے مسامات میں پیوست کیا گیا ہو تو ایسے بالوں پر مسح اور غسل جائز ہوگا کیونکہ بال مسامات میں پیوست کئے جاتے ہیں اور وضو کے لئے مسح فرض ہے لہٰذا مسح کرنا جائز ہے محمد بن عبداللہ الغزیؒ اپنی کتاب ''تنویر الابصار'' میں لکھتے ہیں:

''العضو المنفصل من الحیتی کالا ذن المقطوعة ...... الافی حق صاحبه فطاهر'' (۶)

''یہ زندہ آدمی کے کٹے ہوئے عضو کی طرح ہے جیسا کہ کٹا ہوا کان ہے یہ پاک ہے اس پر مسح کرنا جائز ہے۔''

اس فرمان کی تائید میں مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ:

''اگر وگ کے بال جسم کے ساتھ مستقل پیوست ہو جائیں اور جسم سے الگ نہیں ہو سکتے ہو تو وضو کے دوران اس پر مسح کرنا جائز ہے اور اسی حالت میں فرض غسل بھی درست ہے اور اگر یہ بال جسم کے ساتھ مستقل پیوست نہ ہوں بلکہ عارضی ہوں کہ جب چاہیں لگالیں اور جب چاہیں ہٹا دیں تو اس پر مسح جائز نہیں اور ان بالوں کے ہوتے ہوئے اگر جسم تک پانی نہ پہنچے تو ایسی صورت میں فرض غسل بھی درست نہیں ہوگا ایسی صورت میں ان کو ہٹا کر سر پر مسح کرنا ضروری ہے اور فرض غسل میں غسل سے پہلے ان کو اتار کر غسل کرنا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ضروری ہے۔''(۷)

## دوران امراض وضو کے احکامات:

دوران امراض وضو کے احکامات مختلف ہیں، جن کا انحصار امراض کی نوعیت پر ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

## کمر سے نیچے کا حصہ بے حس کرنے پر:

امام علاء الدین الکاسانی آج کل علاج معالجے کی بعض صورتوں میں ریڑھ یا کمر میں ایسے انجکشن لگانے کے بارے میں جس سے کمر سے نیچے کا حصہ بے حس ہو جاتا ہے کے بارے میں ''بدائع الضائع'' میں کچھ یوں لکھتے ہیں کہ

''یہ صورت بھی ناقص وضو ہے کیوں کہ فقہاء نے جنون، بے ہوشی اور غشی کو ناقص وضو مانا ہے۔'' (۸)

اس لئے کہ اس کہ وجہ سے انسان کی اپنے اعضاء پر گرفت باقی نہیں رہتی اور اس کی وجہ سے ناقص وضو کے پیش آنے کا ادراک نہیں ہو پاتا۔

## پلاسٹر پر مسح:

پلاسٹر پر مسح کے ضمن میں ابن قدامہ "المغنی" میں کچھ یوں لکھتے ہیں کہ:

''فان لجبائر مایعد لوضحه علی الکسر لینجبر'' (۹)

''پاؤں ہاتھ وغیرہ پر بدرجہ مجبوری جو پلاسٹر لگائے جاتے ہیں ان کی حیثیت "جبیرہ" (پٹی) کی ہے۔''

اس کے لئے کوئی مدت بھی متعین نہیں ہے، جب تک صحت یاب نہ ہو، مسح کرتا رہے، اگر صحت مند ہونے سے پہلے اپنے آپ ہی یہ پٹی کھل کر گرگئی تو دوبارہ مسح کی ضرورت نہیں۔ ہاں، اگر صحت ہوگئی تو اب پھر دوبارہ دھونا ضروری ہوگا، مثلاً نماز کے درمیان پلاسٹر گر پڑا اور اب وہ صحت مند ہو چکا ہے تو اس کی نماز توڑ کر دوبارہ وضو کرنا ہوگا، پھر نماز ادا کرے گا۔۔۔ جیسا کہ "مسح علی الجبیرہ" کا حکم ہے۔

## انجکشن سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ:

باہر سے غذا یا دوا کی صورت میں کسی چیز کا اندر جانا ناقص وضو نہیں ہے انجکشن پر جسم کا تھوڑا سا خون لگا رہتا ہے۔ اس مقدار میں خون کا باہر آنا بھی ناقص وضو نہیں ہے، اس لئے کہ وہ اتنی کم مقدار میں ہوتا ہے کہ بہہ نہیں سکتا۔ چنانچہ فقہاء کہتے ہیں کہ اگر جسم سے خون نکلے، اسے پونچھ دیا جائے اور اس کی مقدار اتنی کم ہو کہ نہ پونچھا جاتا تو بھی بہہ نہیں سکتا تو وضو ٹوٹے گا۔

"فتاویٰ الھندیہ" میں علامہ انجکشن سے وضو ٹوٹنے کے مسئلے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''اذاخرج من الجرح دم قلیل فمسحه ، ثم خرج ایضاومسحه فان کان الدم بحال لوترک ماقد مسح منه فسال انتقض وضوئه، وان کان لایسیل لا ینتقض وضوئه. '' (۱۰)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''جب زخم سے تھوڑا سا خون نکلے، پھر اسے پونچھ ڈالے پھر دوبارہ خون نکلے اور اسے بھی پونچھ ڈالے، تو اگر مجموعی طور پر خون کی مقدار اتنی ہو کہ پونچھا ہوا خون چھوڑ دینے کی صورت میں بہہ جاتا تو وضوٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں۔''

## اینڈوسکوپی (معدہ تک نلکی پہنچانا):

بعض میڈیکل تحقیق کے لئے حلق کے ذریعہ معدہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے ارپھر وہ نلکی کھینچ لی جاتی ہے یا گوشت کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر اپنے ساتھ لاتی ہے ایسی صورت میں وضوٹوٹ جائے گا، کیوں کہ اس مقام نجاست سے نکالا گیا ہے اس لئے بعید نہیں کہ اس میں کچھ نجاست لگی ہوئی ہو۔اس سلسلے میں علامہ کاسانی لکھتے ہیں کہ:

''وکذالک خروج الولد والدودة والحصا واللحم وعود الحقنة بعد غیوبتھ الان ھذہ الاشیاء وان کانت طاھرة فی انفسھا لکنھا لاتخلو عن قلیل نجس یخرج معھا.''(۱۱)

''اسی طرح بچہ کی پیدائش، کیڑا، کنکری اور گوشت نیز حقنہ کی لکڑی کا اندر چھپ جانے کے بعد نکلنا ناقص وضو ہے کیوں کہ گو یہ بذات خود پاک ہیں لیکن نجاست کی معمولی مقدار سے خالی یہ بھی نہیں ہوتیں جو اس کے ساتھ نکل آتی ہیں۔''

## پیشاب کی نالی:

بوجہ کسی مرض یا آپریشن کے پیشاپ کی نالی کا مریض کو لگے ہونا وضو کو متاثر کرتا ہے اس بارے میں "بدائع الضائع" میں کچھ یوں لکھا ہے:

''کسی شخص کا آپریشن کیا جائے اور پیشاپ کے باہر نکلنے کے لئے خصوصی نلکی لگادی جائے جس سے پیشاپ آتا رہے تو اس نلکی سے بھی پیشاپ کا آنا ناقص وضو ہے۔ کیوں کہ نجاست متعینہ مقام سے نکلے یا کسی اور جگہ سے وہ بہر حال ناقص وضو ہے۔'' (۱۲)

البتہ اگر مسلسل اس سے پیشاپ آتا رہے اور روکنے کی قوت ختم ہوجائے تو وہ معذور کے حکم میں ہوگا اور ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کرنے کے بعد جب تک اس کے علاوہ کوئی اور ناقص وضو پیش نہ آجائے یا نماز کا وقت نہ گزر جائے وہی وضو اس کے لئے کفایت کرے گا۔

## مصنوعی دانتوں کی صورت میں:

مصنوعی دانت دوطرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو مستقل طور پر لگادیئے جائیں اور پھر ان کو آسانی سے نکالا نہ جاسکے اس صورت میں مصنوعی دانت اصل دانت کا درجہ رکھتے ہیں، اس لئے ان کا حکم اصل دانتوں ہی کا ہوگا۔اور دوسرے وہ جو بنائے ہی اس طرح جاتے ہیں کہ حسب ضرورت ان کا استعمال کیا جائے اور حسب ضرورت نکال لیا جائے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جبکہ پہلی صورت میں یہ مصنوعی دانت اصل دانت کا درجہ رکھتے ہیں۔اس لئے ان کا حکم اصل دانتوں ہی کا ہوگا۔وضو میں ان دانتوں تک پانی پہنچانا مسنون ہوگا اور غسل میں فرض،دانت نکالنے اور تہہ تک پانی پہنچانے کی ضرورت نہیں۔

الشامی اپنی کتاب "ردالمختار" میں مصنوعی دانتوں کی صورت میں وضو کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''اس طرح کے دانت لگانے یا دانتوں کو سونے چاندی کے تاروں سے کسنے کی اجازت دی ہے۔''(۱۳)

اب ظاہر ہے اس اجازت کا مطلب یہی ہوگا کہ ان کی اندرونی حصوں میں پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے، ورنہ اجازت بڑی پریشان کن بھی ہوگی اور بے معنی بھی۔

## مصنوعی اعضاء کا حکم:

مصنوعی اعضاء کے احکام بھی اس طرح ہوں گے جو مصنوعی دانتوں کے سلسلہ میں مذکور ہوئے۔یعنی اگر اس کی بناوٹ اور وضع اس نوعیت کی ہو کہ جراحی (OPERATION) بغیر اس کو علیحدہ کرنا ممکن نہ ہو تو انکی حیثیت اصل عضو کی ہوگی۔غسل میں اس پر پانی پہنچانا واجب ہوگا۔اسی طرح اگر اعضاء وضو میں ہو تو وضو میں بھی دھونا واجب ہوگا اور اگر ان کی نوعیت ایسی ہو کہ آسانی سے علیحدہ کئے جاسکتے ہوں تو غسل کے وقت اور اگر اعضاء وضو میں ہو تو وضو کے وقت اس حصے کو بھی الگ کر کے جسم کے اصل حصے پر پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔اس کی نظیر چھٹی انگلی ہے کہ اس کو بھی اعضاء وضو میں مانا گیا ہے۔

اس سلسلے میں ابن قدامہ کچھ یوں لکھتے ہیں کہ:

''وان خلق له اصبع زائد اوید زائد ة فی محل الفرض وجب غسلها مع الاصلية.''(۱۴)

''اگر کسی کو پیدائشی طور پر زائد انگلی ہو یا محل فرض میں زائد ہاتھ ہو تو اصل عضو کے ساتھ زائد عضو کو بھی دھونا واجب ہوگا۔''

بلکہ یہ صراحت بھی ملتی ہے کہ محل فرض کے علاوہ کسی حصہ کا چمڑا فرض حصہ تک لٹک جائے تو اس کو دھونا بھی فرض ہو جائے گا۔

## تیمم کی رعایت:

عبادات کے لیئے پاکیزگی فرض ہے جس میں غسل کرنا، وضو کرنا اگر جسم پاک ہے اور بوجہ مرض یا بوجہ مجبوری وضو نہ ہو پائے تو ان حالات میں تیمّم کرنے کا حکم ہے دراصل تیمّم قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، اور اصطلاح شریعت میں، طہارت اور پاکی حاصل کرنے کے لیئے خاص طریقہ پر پاک مٹی کا قصد کرنا تیمّم کہلاتا ہے۔

## بیماری و بوجہ مجبوری:

بیماری کے ایام اور دیگر مسائل کہ جن میں وضو ممکن نہ ہو تو تیمّم کا حکم قرآن کریم میں کچھ یوں ہے کہ:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ﴾ (۱۵)

اوراگر تم مریض ہو یا سفر میں یا آیا ہے کوئی شخص تم میں جائے ضرورت سے پاس گئے ہو عورتوں کے پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو پاک زمین کا پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو۔''

## تلاوت قرآن کے احکام:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم وہ شخص چھوئے جو پاک ہو، فرماتے ہیں کہ:

﴿لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ (۱۶)

''اسے پاک لوگوں کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا۔''

بوجہ بیماری و دیگر حالات میں کہ جس میں انسان پاک نہ ہو اور غسل واجب ہو تو اُس شخص کا قرآن کو چھونا ناجائز ہے اور اسی طرح جسکو صرف وضو کی ضرورت ہو تو وہ بھی اعضاء وضو یعنی ہاتھ وغیرہ سے نہ چھوئے (غسل اور وضو کن وجوہات کی بناء پر واجب ہے اس کی تفصیل غسل اور وضو کے عنوان میں ہے)۔

## نماز کے احکامات:

اسلام میں زندگی کے آداب اور اندازِ بندگی کا اظہار ہم مختلف قسم کی عبادات کے ذریعے کرتے ہیں۔ نماز اللہ تعالیٰ جو کہ معبودِ حقیقی ہے اس کے سامنے اپنی عبدیت کا اظہار ہے۔ نماز اس بات کا ظاہری اور باطنی ثبوت ہے کہ ہمارا اِلٰہ صرف ایک اللہ ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہونے کے ناطے اپنی پستی، تذلل، انکسار، تواضع، خشیت اور بندگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ یہ کہ نماز اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ (۱۷)

''یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔''

## بیماری کے دوران نماز:

قدرت واستطاعت ہونے پہ نماز میں کھڑا ہونا فرض ہے لیکن اگر اتنا معزور ہے کہ قیام نہیں کرسکتا تو اس کے لیے احکامات الھدایہ میں کچھ یوں ہیں کہ:

''اذا عجز المریض عن القیامه صلی قاعده ایر کع ویسحد لقوله علیه السلامه.'' (۱۸)

''جب بیمار کھڑے ہونے سے عاجز ہو تو بیٹھ کر نماز پڑے اور بیٹھ کر ہی رکوع وسجدہ کرے گا۔''

مزید فرماتے ہیں کہ:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"وان لم يستطع القعود استلقى علىٰ ظهره و جعل رجليه الى القبلة واومى بالركوع و السجود." (۱۹)

"اوراگر بیٹھ کربھی نماز نہ پڑھ سکتا ہوتو لیٹ کرنماز پڑھےاوراشارے سے رکوع وسجدہ کرے۔"

اوراگراتنا بیمار ہوکہ کھڑا نہ ہوسکے، بیٹھ کربھی رکوع وسجود نہ کرسکے تو لکھتے ہیں کہ:

"فان لم يستطع الركوع والسجود اومى." (۲۰)

"اوراگراتنا بیمار ہوکہ رکوع وسجود نہ کرسکےتو اشارے سے رکوع وسجدہ کرے۔"

## حالت حیض ونفاس میں نماز:

ابوالحسن برہان لکھتے ہیں کہ:

"والحيضليسقط عن الحائض الصلوٰة." (۲۱)

"اورحالت حیض ونفاس میں نماز تو بالکل معاف ہےیعنی قضاء بھی نہیں۔"

## حالت استحاضہ میں نماز:

اس سلسلے میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ:

"وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا وكيع عن هشام بن عرو عن ابيه عن عائشة رضى اللّٰه تعالى عنها قالت جاء ت فاطمة بنت ابى حبيش رضى اللّٰه عنها الى النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فقالت يا رسول اللّٰه انى امرأة استحاض فلا اطهر افادع الصلوة فقال لا انما ذلک عرق وليس بالحيض فاذا اقبلت الحيض فدعِي الصلوة فاِذا ادبرت فاغسلى عنک الدم وصلى." (۲۲)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکرعرض کیا۔ یارسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں۔ میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! وہ ایک رگ کا خون ہے جو کہ حیض کا خون نہیں۔ پس جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دےاور جب حیض ختم ہو جائے تو اپنے آپ سے خون دھو لے یعنی غسل کر لےاورنماز پڑھ۔"

مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ حالت استحاضہ میں شریعت نےعورت کو پاک شمار کیا ہے، لہٰذا استحاضہ کی حالت میں تمام عبادتیں صحیح ہیں اسی طرح نماز معاف نہیں ہوگی اگر خون مسلسل جاری ہےتو ہر فرض نماز کے وقت نیا وضوءکرکےنماز پڑھتی رہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

## شرمگاہ کے امراض کے دوران نماز کا حکم:

شرمگاہ کے امراض جن میں بیماری کے باعث پیشاپ کے قطرے کا آتے رہنا، ریاح کا برابر خارج ہوتے رہنا، خون کا بہنا اور اسکے علاوہ جسم کے کسی حصے سے خون یا پیپ کا جاری رہنا دوران نماز اور وضو کے احکامات کے بارے میں مولانا محمد ابراہیم کچھ یوں لکھتے ہیں کہ:

مستحاضہ عورت کو ہر فرض نماز کے وقت مستقل وضو کرنا پڑے گا مثلاً ایک عورت مستحاضہ ہے، اور اس نے عصر کے وقت وضو کیا اس کے بعد مغرب تک اس کو وضوء توڑنے والی کوئی چیز پیش نہ آئی تب بھی یہ عورت عصر کے وضو سے مغرب کی نماز نہیں پڑھ سکتی، مغرب کے لئے اس کو دوبارہ وضوء کرنا ضروری ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جس نماز کے وقت اس نے وضو کیا اس نماز کے وقت ختم ہونے تک اس کا وضو باقی ہے اس میں سنتیں نوافل اور قضاء وغیرہ پڑھ سکتی ہے اور وقت ختم ہوتے ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا، اب دوسری نماز کے لئے دوسرا وضو کرنا ہوگا (البتہ وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وضو کو توڑنے والی کوئی چیز پیش آئی تب اور بات ہے)۔ مندرجہ بالا وضوء کا حکم شریعت میں ہر اس شخص کے لئے ہے جو معذور شمار ہوتا ہے، شریعت کی اصطلاح میں معذور اس شخص کو کہتے ہیں جسکو وضوء توڑنے والی چیز اس طرح مسلسل پیش آئے کہ بند نہ ہو مثلاً پیشاپ کے قطرے کا آتے رہنا یا ریاح کا برابر خارج ہوتے رہنا یا بدن کے کسی حصہ سے خون یا پیپ کا جاری رہنا۔ شرعیت میں معذور ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ شروع میں کم از کم ایک نماز کا پورا وقت اس طرح گزرے کہ بغیر اس ناقص وضوء کے پیش آئے وضو کر کے اس وقت کی فرض نماز بھی نہ پڑھ سکے۔

مثلاً کسی آدمی کو زوال سے پہلے بدن کے کسی حصے سے خون نکلنا شروع ہوا اور ظہر کا پورا وقت اسی خون کے جاری رہنے کی حالت میں گزر گیا اتنا وقت بھی خون نہ رکا جس میں وضوء کر کے ظہر کی نماز پڑھ سکے تو یہ آدمی معذور شمار ہوگا۔ اس کے بعد دوسرے وقت میں مسلسل خون آنا ضروری نہیں بلکہ ہر نماز کے وقت ایک مرتبہ بھی خون آ جائے تو وہ معذور شمار ہوگا اور جب ایک نماز کا وقت خالی گیا پھر وہ معذور نہ رہا۔ (۲۳)

## دوران بیماری روزہ کے احکامات

روزے کی فرضیت اس قدر ہے کہ اگر کوئی بیمار ہے تو اس کے لیے حکم ہے کہ وہ دوسرے ایام میں روزہ رکھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِيۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ وَمَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ" مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ (۲۴)

"ماہ رمضان میں قرآن مجید کو اتارا گیا ہے کہ یہ لوگوں کو راہ حق دکھلاتا ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کرنے والی روشن دلیلیں ہیں۔ سو تم میں سے جو کوئی رمضان کا مہینہ پاوے تو وہ روزے رکھے اور اگر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کوئی بیمار ہوتو یا سفر میں ہوتو اتنے روزے دوسرے ایام میں رکھے۔“

## حیض ونفاس کی حالت میں روزہ

حیض ونفاس کی حالت میں روزہ کے احکامات کے ضمن میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”معاذة رضی اللہ عنها قالت سالت عائشة رضی اللّٰہ عنها فقلت ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوة فقالت احروری انت قلت لست بحروری ولکنی اسئل قالت کان بصیبنا زلک فنو مر بقضاء الصوم ولا نومر بقضاء الصلوة. “ (۲۵)

”حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا تو حروریہ ہے؟ میں نے کہا: میں تو حروریہ نہیں ہوں بلکہ جاننا چاہتی ہوں۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حیض آتا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔“

مندرجہ بالا حدیث کی روشنی سے یہ واضح ہے کہ حائضہ عورت ایام حیض کے روزوں کی قضا کرے گی اور نماز کی قضا نہیں کرے گی بلکہ ان ایام نفاس میں اس پر نماز فرض ہی نہیں کیونکہ اس میں عورت کو مشکل تھی اور روزے سال میں ایک مرتبہ آتے ہیں اس میں مشکل نہیں اس سے یہ عیاں ہے کہ اسلام انسانوں کو مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ ان کے لئے آسانیاں فراہم کرتا ہے۔

## دوران حمل ورضاعت روزہ کے احکامات:

دراصل دوران حمل ماں ہی بچے کو غذا فراہم کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے اگر عورت بوجہ روزہ دوا اور خوراک نہ لے سکے اور اس وجہ سے اس کے بچے کو نقصان پہنچے گا تو وہ روزہ نہ رکھے گی بلکہ اس کی قضاء رکھے گی اور اس طرح اگر دودھ پلانے والی عورت کو اپنے یا بچے کے بیمار ہونے اور دودھ کی کمی ہونے کا خدشہ درپیش ہو تو یہ بھی روزہ نہ رکھے لیکن اُس کے اور حاملہ کے روزہ رکھنے کے احکامات کی تفصیل محمد عطیہ خمیس کچھ یوں بیان کرتی ہیں کہ:

”حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے اگر اسے بیمار ہو جانے یا مرض میں اضافہ کا ڈر ہو اور یہ ڈر خواہ اپنے اور بچے دونوں کے بیمار ہونے کا ہو یا صرف اپنے بیمار ہونے کا ہو یا صرف بچے کو نقصان پہنچنے کا ہو اور خواہ دودھ پلانے والی ماں ہو یا اجرت پر پلا رہی ہو۔ البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ حاملہ پر فدیہ نہیں ہے محض قضا ہے اور دودھ پلانے والی پر قضا بھی ہے اور فدیہ بھی۔ اور اگر حاملہ یا مرضعہ کو روزے سے خود کو یا بچے کو سخت نقصان پہنچنے یا اپنے یا بچے کے ہلاک ہونے کا خطرہ ہو تو ان پر روزہ نہ رکھنا واجب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہے۔''(۲۶)

## بوجہ زچگی روزہ کا حکم:

بوجہ زچگی روزہ کے حکم کے بارے میں "فقہ النساء" میں کچھ یوں ہے کہ:

''حیض اور نفاس ایسے عذر ہیں جن کی بناپر عورت کے لیے افطار یعنی روزہ نہ رکھنا واجب ہو جاتا ہے لہٰذا اگر روزے دار عورت کو حیض شروع ہو جائے یا نفاس کا خون آ جائے یعنی زچگی ہو جائے تو اس عورت پر روزہ کھول دینا واجب ہے۔ اور ایسی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ اگر روزہ رکھے گی تو اس کا روزہ باطل ہوگا اور اس دن کی قضا لازم ہوگی۔ اس لیے کہ عورت کے لیے روزہ رکھنے کی شرائط میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ حیض ونفاس سے پاک ہو لہٰذا حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا صحیح نہیں۔ اگر چہ اس پر رمضان کا روزہ فرض ہے۔ لیکن چونکہ وہ روزہ رکھنے سے شرعاً عاجز ہے اس لیے روزہ نہیں رکھ سکتی البتہ اس پر ان دنوں کے روزوں کی قضا واجب ہے جن میں اس عذر شرعی کی بنا پر وہ روزہ نہیں رکھ سکی اور اس مسئلہ پر پوری امت مسلمہ کے علماء کا اجماع ہے۔''(۲۷)

## دوران روزہ اینڈوسکوپی:

آج کل معدہ کے بعض امراض کی شناخت کے لئے معدہ تک منہ کے ذریعہ نلکی پہنچائی جاتی ہے جو بعض دفعہ گوشت کا ٹکڑا اکتر کر اپنے ساتھ لاتی ہے اور اس پر تحقیق ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اس شخص کا روزہ نہیں ٹوٹے گا اصل میں روزہ ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا مدار اس بات پر ہے کہ معدہ میں داخل ہونیوالی چیز اندر ٹھہر گئی ہے یا واپس آ گئی ہے؟ اگر ٹھہر گئی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

اس سلسلے میں علامہ کاسانی لکھتے ہیں کہ:

''وھذا یدل علی ان استقرار الداخل فی الجوف شرط لفساد الصوم.'' (۲۸)

''یہ اس بات کی دلیل ہے کہ داخل ہونے والی چیز کا معدہ میں ٹھہرنا روزہ فاسد ہونے کے لئے شرط ہے۔''

## اندرون جسم دوا کا استعمال:

اندرون جسم کسی بھی قسم کی دوا ڈالنا مفسد صوم ہے، جس کی وضاحت فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

''وفی الا قطار فی اقبال النساء یفسد بلا خلاف وھو الصحیح.'' (۲۹)

''عورت کے اندرون جسم کسی چیز کا قطرہ ٹپکانے سے بالاتفاق روزہ فاسد ہو جائے گا یہی صحیح رائے ہے۔''

## دوران روزہ بواسیر کی خارجی دوا کا استعمال:

روزہ کی حالت میں اگر بواسیر کے مریض کو پائپ کے ذریعہ دوا اندر تک پہنچائی جائے تب تو اس کی وجہ سے روزہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ٹوٹ ہی جائے گا کہ قوی امکان دوا کے معدہ تک پہنچنے کا ہے، لیکن اگر صرف مسوں یا اوپری سطح پر مرہم لگایا جائے تو اس کے بارے میں ڈاکٹروں سے دریافت کر لینا چاہئے کہ یہ دوا معدہ تک پہنچتی ہے یا نہیں۔ میرا خیال کہ معدہ میں چونکہ ایک حد تک جذب کرنے کی صلاحیت ہے، اوراسی لئے فقہاء نے روزہ کی حالت میں استنجاء کی ضرورت سے پانی استعمال کرتے ہوئے زیادہ کشائش کو پسند نہیں کیا ہے لہٰذا اس سے احتیاط واجتناب بہتر ہے۔ تاہم محض شک کی وجہ سے ظاہر ہے کہ روزہ ٹوٹ جانے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن نجیم کی یہ وضاحت قابل لحاظ ہے لکھتے ہیں کہ:

**"واطلق الدواء فشمل الرطب واليابس لان العبر للوصول لالكونة رطبا ويابسا وانما شرطه القدورى لان الرطب هوالذى يصل الى الجوف عادة حتى لو علم ان الرطب لم يصل لم يفسد، ولو علم ان اليابس وصل فسد صومه."(۳۰)**

"مصنف نے مطلق دوا کہا ہے، اس میں تر اور خشک دونوں شامل ہیں، کیوں کہ پہنچنے کا اعتبار ہے نہ کہ خشک و تر ہونے کا۔ البتہ قدوری نے تر ہونے کی شرط لگائی ہے، اس لئے کہ تر دوا عام طور پر پیٹ میں پہنچ جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر تر دوا نہ پہنچنے کا علم ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اور اگر خشک دوا کے پہنچ جانے کا یقین ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔"

## حج کے احکامات:

اسلام نے عبادات کا جو نظام وضع کیا ہے، اس میں انسان کی ذاتی فلاح سے لے کر اجتماعی زندگی کے جملہ معاشرتی پہلوؤں اور عالم گیر معاشرے کے قیام، امن وامان، محبت، سلامتی اور دین ودنیا کی آخرت کے پہلوؤں کو بڑی خوب صورتی کے ساتھ شامل کیا ہے۔ عبادت کا خواہ کوئی بھی پہلو ہو، ایک دوسرے سے مربوط کڑیوں کی طرح جڑا ہوا ہے۔ حج بیت اللہ تمام عبادات کا مجموعہ ہے۔

ارشاد ربانی ہے فرماتے ہیں کہ:

﴿وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْقَآئِمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ (۳۱)

"اور یاد کرو جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے اس گھر کے تعمیر نو کرنے کی جگہ مقرر کر دی اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور صاف ستھرا رکھنا میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے۔"

مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ حج کہ لئے پاکیزگی کا خاص الخاص خیال رکھا جائے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

## خواتین پر حج کی فرضیت:

خواتین پر بھی حج فرض ہے لیکن محرم کے ساتھ اس کی تفصیل "محمد یوسف لدھانوی کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

''عورت پر بھی فرض ہے جبکہ کوئی محرم میسر ہو اور اگر محرم میسر نہ ہو تو مرنے سے پہلے حج بدل کی وصیت کر دے۔''(۳۲)

## دوران حیض حج کے احکامات:

حج کے دوران خواتین کے لئے اس ضمن میں شرعی احکامات کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا عبدالحق لکھتے ہیں کہ:

''حج کے دوران جب کسی عورت کو حیض شروع ہو جائے تو اس کیلئے شرعی حکم یہ ہے کہ طواف وسعی بین الصفا والمروہ کے علاوہ تمام ارکان حج ادا کرے گی۔ مثلاً وقوف عرفات ومزدلفہ رمی جمار وذبح وغیرہ اور جب پاک ہو جائے تو پھر طواف زیارت وغیرہ کرے گی۔''(۳۳)

## دوائی کھا کر ایام کو روکنا:

عبادات کی ادائیگی کے لیے جن میں خاص طور پر روزہ وحج شامل ہیں دوائی کھا کر ان کی ادائیگی کے ایام میں دوائی کھا کر ایام کو روکنے کے بارے میں محمد یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں:

''جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے عورت پاک ہی شمار ہوگی اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا، رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں مگر شرط ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لیے مضر ہو تو جائز نہیں۔''(۳۴)

لہٰذا دوران حج ایام کو روکنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

## انجکشن سے حیض بند کرنے کا حکم

آج کل ایسے انجکشن ملتے ہیں جن کے لگانے سے خواتین کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔ خصوصاً حج کے ایام میں خواتین وہ انجکشن لگواتی ہیں۔ اس سلسلے میں مولانا عبدالحق کچھ یوں لکھتے ہیں کہ:

''حیض کا تعلق اس خون کو دیکھنے سے ہے جو بناء کسی سبب کے رحم سے آئے، گویا کہ حیض کے ایام میں یہ عمل بذریعہ انجکشن بند ہے اس لئے صرف ایام کو حیض نہیں کہا جائے گا اور نہ حیض کے احکام جاری ہوں گے بلکہ اس قسم کی خاتون کو نماز، روزہ طواف وغیرہ سب کچھ جائز اور لازمی ہے۔''(۳۵)

## حاملہ عورت کا حج:

حاملہ عورت سے متعلق اکثر وبیشتر حج کے بارے میں مختلف سوالات ذہن میں اُبھرتے ہیں کہ کیا وہ حج کر سکتی ہے؟

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اوراگروہ کرسکتی ہے تو کیاوہ بچہ یا بچی جوکہ اس کے بطن میں ہے اس کا بھی حج ہوگا یانہیں؟ ان تمام سوالات کی وضاحت محمد یوسف لدھیانوی کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

''حاملہ عورت حج کرسکتی ہے پیٹ کے بچے کا حج نہیں ہوتا۔''(۳۶)

## حاصل بحث:

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورتوں کو مردوں سے پیچھے نہیں رکھا، جہاں عبادات مردوں کے لئے فرض فرمائی وہیں عورتوں کو بھی ان فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا ہے،لیکن دوران علاج معالجہ اس صنفِ نازک کے ساتھ عبادات کے ضمن میں معافی وگنجائش کا حکم بھی فرمایااوران سے متعلق درپیش مسائل کے لئے اکمل شریعت اتاری ہے جو ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔اور ہر مسئلے کا حل اس میں موجود ہے۔لہٰذا خواتین دوران علاج معالجہ کب اور کن حالات میں عبادات کرسکتی ہیں اور کب نہیں؟ شریعت نے ان کیلئے واضح احکامات فراہم کردیئے ہیں جن کی وضاحت کرنے کی ادنیٰ سی کوشش مقالہ میں کی گئی ہے۔ تاکہ خواتین ان سے مستفید ہوکر عبادات صحیح طریقہ پر ادا کرسکیں اور اپنی طرز وروش حیات کو درست کرلیں اور ایسی زندگی گزاریں جواللہ اوراس کے رسول ﷺ کو پسند ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

# حواشی وحوالہ جات


۱۔ سورۃ الاحزاب: ۳۵۔

۲۔ سورۃ الذریات: ٥٦۔

۳۔ مسلم بن الحجاج القشیری، الصحیح المسلم، کتاب الطهار، مکتبہ رحمانیہ ، لاهور، رقم الحدیث: ١٥١:١٥٣٤۔

۴۔ سورۃ النساء: ٤٣۔

۵۔ محمد عطیه خمیس، فقه النسا ء (مترجم، سید شبیر احمد)، مکتبہ معارف اسلامی، لاهور،١٩٨٨ء،٨٩۔٩٩۔

۶۔ علامه ملاعلی قاری، مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی،٨:٢٣٦۔

۷۔ مفتی محمد تقی عثمانی، تکمله فتح الملهم، کتاب الترجل، مکتبه دارالعلوم، کراچی١٩٩٢،٤:١٩٥۔

۸۔ الاندریتی الدهلوی، عالم بن علاء انصاری، تاتارخانیه ،قدیمی کتب خانه ،کراچی،١٩٩٨ء،١:١٣٧۔

۹۔ ابن قدامه، ابوعبدالله بن احمد بن المقدسی، المغنی،١:١٧١۔

۱۰۔ الشیخ نظام و جماعه من العلماء الهند العلوم، الفتاویٰ الهندیه (فتاویٰ عالمیگری) ،١٩٨٣ء،١:٦۔

۱۱۔ الکاسانی ،ملك العلماء ، امام علاؤو الدین ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی الترتیب الشرائع،١:٢٥۔

۱۲۔ ایضاً ، ١:٢٤۔

۱۳۔ الشامی، ابن عابدین علامه محمد امین ، ردالمحتار(المعروف بفتاویٰ شامیه)،٥:٢١٨۔

۱۴۔ ابن قدامه، ابومحمد عبدالله بن احمدبن المقدسی، المغنی،١:٨٥۔

۱۵۔ سورۃ النساء: ٤٣۔

۱۶۔ سورۃ الواقعه:٧٩۔

۱۷۔ سورۃ النساء: ١٠٣۔

۱۸۔ الفرغانی المرغینانی، ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل، الهدایه، ١:١٦٨۔

۱۹۔ ایضاً،١:١٦٩۔

۲۰۔ ایضاً،١:١٧٠۔

۲۱۔ الفرغانی المرغینانی ، ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل ، الهدا یه، ١:٦٢۔

۲۲۔ مسلم ، الا مام الحافظ ابی الحسن مسلم بن الحجاج القشیری ، صحیح مسلم (مترجم : مولانا عزیز الرحمان) کتاب الحیض، مکتبہ رحمانیہ، لاهور رقم الحدیث: ١:٧٥٣،٣١٨۔

۲۳۔ مدنی ، مولانا محمد ابراهیم میمن، طهارت کے جدید مسائل ، دارالاشاعت ، کراچی ،٢٠٠٩ء،ص:٣٩٢، ٣٩٣۔

۲۴۔ سورۃالبقرۃ: ١٨٣۔


An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۵۔ مسلم ، ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ، صحیح مسلم (مترجم، مولانا عزیز الرحمان ) ، کتاب الحیض،رقم الحدیث٧٦٣، ١:٣٢٠۔

۲٦۔ محمد عطیه خمیس ، فقه النساء، ص :٢٨٢۔

۲۷۔ ایضاً، ص : ٢٧٢،٢٧٣۔

۲۸۔ الکاسانی الحنفی، امام علاؤ الدین ابی بکر بن مسعود ، بدائع الضائع فی الترتیب الشرائع،٢:٩٣۔

۲۹۔ العلامه الشیخ نظام و جامعه من العلماء الهند،فتاویٰ عالمگیری ، ( المعروف بالفتاویٰ الهندیه) الفتاوٰی الهندیه، ١:٢٠٤۔

۳۰۔ ابن نجیم، شیخ زین الدین بن ابراهیم بن محمد ، البحر الرائق شرح کنزز الرقائق، ٢:٢٨٩۔

۳۱۔ سورة الحج: ٢٦۔

۳۲۔ محمد یوسف لدھیانوی،آپ کے مسائل اوران کاحل،مکتبہ لدھیانویہ،کراچی،۱۹۸۹،۴:۲۷۔

۳۳۔ مولانا عبدالحق ومفتیان دارالعلوم،فتاویٰ حقانیہ،مکتبہ حقانیہ،اکوڑہ خٹک،۱۹۸۸ء،۴:۲۳۲۔

۳۴۔ محمد یوسف لدھیانوی،آپ کے مسائل اورانکاحل،۳۷۸۔

۳۵۔ مولانا عبدالحق ومفتیان دارالعلوم،فتاوٰی حقانیہ،۲:۵٦۵۔

۳٦۔ محمد یوسف لدھیانوی،آپ کے مسائل اورانکاحل،۴:۲۸۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.